20

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۱۴ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ ، ۸ وفا ۱۳۵۰ ہش ، ۸ جولائی ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۵۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

مومن مصیبت اور پریشانی کو خدا تعالیٰ کیساتھ تعلقات بڑھانے کا ایک ذریعہ بنا لیتے ہیں

مصیبت کے زخم کیلئے کوئی مرہم ایسا تسکین بخش نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے

"مصیبت سے انسان کی زندگی کبھی خالی نہیں رہ سکتی۔ کسی نہ کسی رنگ میں کوئی نہ کوئی مصیبت انسان پر آ ہی جاتی ہے۔ خواہ بیماری کے رنگ میں ہو خواہ عزت و آبرو کے متعلق ہو یا مال و اسباب کی صورت میں ہو لیکن مومن کی مصیبت اس پر سہل ہو جاتی ہے اور اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ وہ اس مصیبت کو اپنے لئے خدا تعالیٰ سے تعلقات بڑھانے کا ایک ذریعہ یقین کرتا ہے اور فی الحقیقت ایسا ہی ہوتا ہے مگر وہی مصیبت بے ایمانوں کے لئے عذاب کے رنگ میں ہو جاتی ہے۔ کبھی دوسرے کو مصیبت میں دیکھ کر خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ تو ایک عبرت کا مقام ہے۔ خود بھی اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے وہ سخت سے سخت مشکلات اور مصائب میں بھی اندر ہی اندر تسلّی اور اطمینان پاتا ہے وہ اپنے قلب میں سختی اور عذاب کو محسوس نہیں کرتا۔ نہایت کار اس مصیبت کا انجام یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تقدیر مبرم ہے تو موت آ جاوے۔ لیکن اس سے کیا ہوا؟ دنیا کوئی ایسی جگہ تو ہے ہی نہیں جہاں کوئی ہمیشہ رہ سکے۔ آخر ایک دن اور وقت سب پر آتا ہے کہ اس دُنیا کو چھوڑنا پڑے گا۔ پھر اگر اُسے موت آ گئی تو ہرج کیا ہُوا؟ مومن کے لئے یہ موت اور بھی راحت رساں اور وصالِ یار کا ذریعہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اس کی قدرتوں پر بھروسہ کرتا ہے اور جانتا ہے کہ اگلا جہاں اس کے لئے ابدی راحت کا ہے۔ پس نری مصیبت خواہ بیماری کی ہو یا کسی اور قسم کی تکلیف عذاب کا موجب نہیں ہو سکتی بلکہ وہ مصیبت دُکھ دینے والا عذاب ٹھہرتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ پر ایمان اور بھروسہ نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۴۴-۲۴۵)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ وفا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۶ وفا کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔
"آج حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ الحمد للہ"
احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۷ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے آمین۔

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے متعلق راولپنڈی سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جو مختلف ٹیسٹ لئے گئے تھے۔ ان میں بظاہر کچھ نہیں پایا گیا ڈاکٹروں نے ہسپتال سے گھر جانے کی اجازت دے دی ہے۔ مگر یہ ہدایت کی ہے کہ ایک ماہ تک راولپنڈی میں ہی مقیم رہیں تاکہ موجودہ علاج اور نگرانی جاری رہے۔ ویسے طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے

ربوہ ۷ وفا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کے بیٹے عزیز مرزا فہیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت تاحال پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی۔ اب بغرض تبدیلی آب و ہوا انہیں مری لے جایا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت بخشے آمین۔

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ بخار اتر گیا ہے البتہ کمزوری خاصی ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی و افریقہ کو اب نسبتاً آرام ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

نُصرت جہاں "آگے بڑھو" سکیم کے تحت ہمارے تیسرے ڈاکٹر سیرالیون پہنچ گئے

سیرالیون سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہمارے تیسرے ڈاکٹر مکرم سردار محمد حسن صاحب بھی معہ اہل و عیال بفضلِ خدا ۷/۶ / ۳۰ کو بخیریت منزلِ مقصود پر پہنچ گئے ہیں الحمد للہ

احباب دعا فرمائیں کہ انہیں ارضِ بلال کے باشندوں کی کماحقہ خدمت کرنے کی توفیق ملے اور ساتھ ہی وہ اپنے ملک پاکستان کے نام کو بھی بلند کرنے والے بنیں۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں
احاطہ پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۸ر وفا ۱۳۵۰ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علومِ جدیدہ کی تحصیل بھی ضروری ہے

اس میں شک نہیں مغربی اقوام نے گزشتہ دو صدیوں کے دوران دنیوی علوم کی تحصیل میں بے انتہا ترقی کی ہے اور بالخصوص سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں انہیں جو حیران کن کامیابی نصیب ہوئی ہے اُس نے انہیں مادی ترقی کے اوجِ کمال پر پہنچا رکھا ہے اس کے نتیجہ میں ان کے ہاں مادی خوشحالی اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے لیکن اُن کی اِس تمام تر مادی ترقی کا ایک انتہائی افسوسناک پہلو یہ ہے کہ وہ روحانی اقدار سے یکسر عاری معاشرہ کی بدولت دہریت اور لادینیت کی رو میں بہتی چلی جا رہی ہیں۔ اس کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اخلاقی انحطاط اور سراسر اباحتی زندگی اختیار کرنے کی وجہ سے روحانی تسکین اور سکونِ قلب کی دولت سے وہ سراسر محروم ہو چکی ہیں اور ان میں بے چینی، اضطراب، بدنظمی اور روحانی فساد و بگاڑ کی کیفیت مہیب سے مہیب تر صورت اختیار کر رہی ہے۔

ان کے اس اخلاقی انحطاط اور روحانی فساد و بگاڑ کے ذمہ دار فی الاصل یہ دنیوی علوم نہیں تھے۔ بلکہ اس کی ذمہ داری عیسائیت کے اُن خلافِ عقل عقاید پر عاید ہوتی ہے جو عقل کی کسوٹی پر کسی طرح بھی پورے نہ اتر سکے یا پھر مروجہ عیسائیت کی وہ ناقابلِ عمل تعلیم اس تمام صورت حال کی ذمہ دار ہے جو حیّ و قیوم خدا کے ساتھ ان کا زندہ تعلق قائم کرانے میں سراسر ناکام رہی نتیجہ وہی ہُوا جو ہونا چاہیئے تھا۔ یعنی یہ کہ مغربی اقوام دہریت اور مادیت کی رَو میں بہتی چلی گئیں۔ بعد ازاں اُن کے یہ دنیوی علوم جن میں یک طرفہ پڑ کر انہوں نے بے پناہ مادی ترقی حاصل کر لی تھی۔ خود لادینیت، مادیت اور دہریت کی علامت بن گئے اور جو مشرقی قومیں، مغربی اقوام کی نقالی میں اِن دنیوی اور مادی علوم کی تحصیل میں یک طرفہ پڑیں وہ بھی لادینیت، مادیت اور دہریت کا شکار ہوئے بغیر نہ رہیں اور اس طرح تمام دنیا میں مادیت کی ایک عام رَو چل پڑی اور مذہبی اقدار کمزور سے کمزور تر ہوتی چلی گئیں۔ خود اسلام اور اس کی طرف منسوب ہونے والوں کا بھی اس عام رَو سے متاثر ہونا ایک قدرتی امر تھا۔

جب اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں اسلام کو از سر نو زندہ کرنے اور اسے ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو اُس وقت مسلمان بالعموم دو متضاد رجحانات کا شکار تھے۔ ایک طرف تو اسلام پسند عناصر تھے جنہوں نے مغرب کے دنیوی علوم کو دہریت کا ذمہ دار قرار دے کر ان سے یکسر لاتعلقی اختیار کر رکھی تھی۔ وہ زمانۂ جدید کے نئے تقاضوں سے یکسر ناآشنا و نابلد تھے اور دنیوی لحاظ سے یکسر تنزل کا شکار ہوتے چلے جا رہے تھے۔ دوسری طرف وہ عناصر تھے جو دنیوی ترقی کے دلدادہ ہونے کے باعث مغرب کے مادی علوم کی تحصیل کو اوڑھنا بچھونا بنانے پر تلے ہوئے تھے اور ان علوم کے زیر اثر اسلام سے ناطہ توڑ کر دہریت کی رَو میں بہتے چلے جا رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس صورت حال کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد مسلمانوں کو صحیح راہِ عمل اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ وہ راہِ عمل ایسی تھی کہ جسے اختیار کرنے کے نتیجہ میں جہاں ایک طرف اسلام کی صداقت روز روشن کی طرح عیاں ہوئے بغیر نہ رہ سکتی تھی وہاں دوسری طرف مسلمان ترقی کی دوڑ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر دوسروں کے سامنے اپنا سر فخر سے اونچا کر سکتے تھے۔

اوّل تو آپ نے یہ انقلابی نظریہ دنیا کے سامنے پیش فرمایا کہ شریعت خدا کا قول ہے اور یہ کائنات اور اس کا نہایت درجہ محکم اور ابلغ نظام نیز قوانین قدرت کے تمام مظاہر خدا تعالیٰ کے فعل کا درجہ رکھتے ہیں۔ چونکہ خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں کسی قسم کا تضاد ممکن ہی نہیں ہے۔ اس لئے حقیقی مذہب اور حقیقی سائنس میں ٹکراؤ یا تضاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر کہیں تضاد نظر آتا ہے تو لازماً ماننا پڑے گا کہ یا تو شریعت کے منشاء کو سمجھنے میں انسانی دماغ سے غلطی ہوئی ہے یا پھر سائنسی نتیجہ درست نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا انقلابی نظریہ تھا جس نے دُنیا پر یہ آشکار کر دکھایا کہ اسلام عیسائیت کے برخلاف علوم جدیدہ کا بنیادی طور پر مؤید ہی نہیں بلکہ ان کی غلطیاں ظاہر کر کے ان کی اصلاح اور صحیح خطوط پر ان کی ترقی کا دعویدار ہے۔

آپ نے ایک طرف تو ان لوگوں کی گمراہی کو آشکار کیا جو علوم جدیدہ کے اِس حد تک دلدادہ تھے کہ ان کی خاطر اسلام کو ہی خیرباد کہنے پر آمادہ تھے اور دوسری طرف ان لوگوں کو بھی غلطی خوردہ قرار دیا جو ان علوم کے متعلق اس حد تک تعصب میں مبتلا تھے کہ ان علوم کی تحصیل کو سرے سے جائز ہی نہیں سمجھتے تھے۔ ان دو قسم کے طبقات کی غلط روش کو آشکار کرنے کے بعد آپ نے علوم جدیدہ کی تحصیل پر زور دیا اور ساتھ ہی یہ بھی واضح فرمایا کہ ان علوم کی تحصیل کن خطوط پر ہونی چاہیئے تاکہ یہ علوم اسلام کے خادم ثابت ہوں نہ کہ اس کے مخالف اور اس کی جڑیں کاٹنے والے۔ ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جو علوم جدیدہ کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا:۔

"جو لوگ اِن علوم ہی میں یک طرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہلِ دل اور اہلِ ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقع نہ مِلا اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے۔ اور اسلام سے دُور جا پڑے ...

بات یہ ہے کہ ان علوم کی تعلیمیں پادریت اور فلسفیت کے رنگ میں دی جاتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان تعلیمات کا دلدادہ چند روز تو حسن ظن کی وجہ سے جو اس کو فطرتاً حاصل ہوتا ہے رسوم اِسلام کا پابند رہتا ہے لیکن جوں جوں اُدھر قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے اسلام کو دُور چھوڑتا جاتا ہے اور آخر ان رسوم کی پابندی سے ہی رہ جاتا ہے اور حقیقت سے کچھ تعلق نہیں رہتا۔ یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور ہوا ہے یک طرفہ تحقیقات اور تعلیم میں منہمک ہونے کا۔" (ملفوظات جلد اوّل صـ ۶۹)

دوسری طرف ان لوگوں کے متعلق جو علوم جدیدہ کی تحصیل کو ناجائز قرار دے رہے تھے آپ نے فرمایا:۔

"میں اُن مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے اور وہ یہ قرار دے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صـ ۶۸)

ان دو طبقات کی غلط روش واضح فرمانے کے بعد آپ نے محض دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرنے کی اہمیت پر زور دیا چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"ضرورت ہے کہ آج کل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جد و جہد سے حاصل کرو ..... بہت سے لوگ قومی لیڈر کہلا کر بھی اس رمز کو نہیں سمجھ سکے کہ علوم جدیدہ کی تحصیل جب ہی مفید ہو سکتی ہے جب محض دینی خدمت کی نیت سے ہو۔" (ملفوظات جلد اوّل صـ ۶۹)

خدمتِ دین کی نیت سے علوم جدیدہ حاصل کرنے کی اہمیت پر زور دینے کے علاوہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اُن خطوط پر تفصیل سے روشنی ڈالی جن پر ان علوم کی تحصیل ہونی چاہیئے تاکہ یہ علوم دین کے خادم ثابت ہو سکیں۔

(علوم جدیدہ کی تحصیل کے ان خطوط پر ہم آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ ۔ م)

ربوہ کی آب و ہوا

سرمایۂ زندگی میرا کیا ہے؟
تیری دوا ہے تیری دُعا ہے
گونجی ہوئی ہیں گلیاں سحر دم
صلِّ علیٰ ہے صلِّ علیٰ ہے
ہر ایک ذرّہ سینا بدامن،
ہر ایک قطرہ "آبِ بقا" ہے
شورِ تلاوت گھر گھر ہے برپا
گھر گھر صدائے ذکرِ خدا ہے
دُنیا بھی دیں ہے تنویرِ اِس جا
ربوہ کی ایسی آب و ہوا ہے

غلبہ اسلام اور تعلیم القرآن

اسلام کو تعلیم القرآن کے ذریعہ ہی غالب کیا جا سکتا ہے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اٹھارھویں تربیتی کلاس (منعقدہ ۲۶ ہجرت تا ۱۰ احسان) کا افتتاح فرماتے ہوئے سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم فاضل نے جو تقریر فرمائی۔ اس کا متن قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت کا مقصد آپ کے الہام یحی الدین ویقیم الشریعۃ میں جامع و مانع طور پر بیان کیا گیا ہے اس مختصر الہام میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کی بعثت کا مقصد تجدید دین اسلام کا احیاء اور شریعت محمدیہ کا قیام ہے۔ اس بات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوسری جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ

" اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ وہ اسلام کو کل ملتوں پر غالب کرے گا اس نے مجھے اس مطلب کے لئے بھیجا ہے اور اسی طرح بھیجا ہے جس طرح پہلے مامور آتے رہے " (ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۲ صفحہ ۱۶۲)

ہر وہ فرد جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ مطلب کہ وہ اپنے آقا کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے اپنا تن من دھن قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کریگا اور جس قربانی کا مطالبہ کیا جائے گا اس کے پیش کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہیگا

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی اللہ تعالیٰ عنہ آیت قرآنی ولکل وجهة هو موليها فاستبقوا الخيرات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں قرآن کریم نے فاستبقوا الخیرات کہکر اور ایک جگہ والسّٰبقٰت سبقًا فرما کر اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اس دنیا میں مقابلہ ہو رہا ہے تمہارا فرض ہے کہ اس مسابقت میں سب سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔ ہماری جماعت کو بھی چاہیئے کہ ہم میں سے ہر فرد اپنے نفس کو ٹٹولتا رہے اور دین کے ساتھ ایک گہری محبت اور شیفتگی پیدا کرنے کی کوشش کرے اور سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے یہی ایک مقصد اپنے سامنے رکھے کہ ہم نے اسلام کو دنیا میں غالب کرنا ہے جبتک یہ روح ہمارے اندر پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے " (تفسیر سورۃ البقرہ ص۲۵۳)

اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے

اسلامی تعلیم پر جہاں ہمیں خود عمل کر کے بہتر نمونہ پیش کرنا ضروری ہے وہاں اس تعلیم کی خوبیوں کو دوسروں کے سامنے بیان کرنا بھی بہت ضروری ہے اور یہ دونوں کام اس وقت تک پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ ہمیں خود اسلامی تعلیم کا علم نہ ہو اور اسی غرض کے لئے مرکز میں تعلیم القرآن کلاس یا جیسا کہ اب آپ تشریف لائے ہیں تربیتی کلاس جاری کی گئی ہے۔

یہ تربیتی کلاس اللہ تعالیٰ کے ایک ارشاد کے پیش نظر آج سے تقریباً بیس اکیس برس قبل حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت پر جاری کی گئی تھی۔ یہ ارشاد باری سورۃ توبہ میں بیان ہوا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وما كان المؤمنون لينفروا كافة فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون۔

(سورۃ توبہ آیت ۱۲۲)

اردو ترجمہ یہ ہے کہ اور مومنوں کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب اکٹھے ہو کر تعلیم دین کے لئے نکل پڑیں۔ پس کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر دینی سے ہوشیار کرتے تاکہ وہ گمراہی سے ڈرنے لگیں

اس آیت کریمہ کی وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" یعنی ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو تفقہ فی الدین کریں یعنی جو دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے۔ اس میں تفقہ کر سکیں۔ یہ نہیں کہ طوطے کی طرح یاد ہو اور اس میں غور و فکر کی مطلق عادت اور مذاق ہی نہ ہو۔ اس سے وہ غرض حاصل نہیں ہو سکتی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے اور وہی غرض ہماری ہے۔ یعنی محل اور موقع کے حسب حال جواب دے سکیں۔ مناظرہ کر سکیں۔ لیکن چونکہ سب کے سب ایسے نہیں ہو سکتے اسلئے یہ نہیں فرمایا کہ سب کے سب ایسے ہو جائیں بلکہ یہ فرمایا کہ ہر جماعت و گروہ میں سے ایک ایک آدمی ہو اور گویا ایک جماعت ایسے لوگوں کی ہونی چاہیے جو تبلیغ اور اشاعت کا کام کر سکیں۔ اس لئے بھی کہ ہر شخص ایسی طبیعت اور مذاق کا نہیں ہوتا (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۰۱-۳۰۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو احمدی بچوں اور طلباء کو دینی تعلیم سکھانے کی اس قدر لگن تھی کہ وہ سکول جو قادیان میں حضرت اقدس کے زمانہ میں مروجہ علوم سکھانے کے لئے جاری کیا گیا تھا اس کی تعطیل کے دن بھی حضور انور کم از کم دو گھنٹے کے لئے دینی تعلیم کے لئے وقف کرنے کے مشتاق تھے۔ چنانچہ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" میرے نزدیک یہ قاعدہ ہونا چاہیئے کہ ان بچوں کو تعطیل کے دن مولوی سید محمد احسن صاحب یا مولوی حکیم خلیفہ نورالدین صاحب زبانی تقریروں کے ذریعہ ان کو قرآن شریف اور علم حدیث اور مناظرہ کا ڈھنگ سکھائے اور کم از کم دو گھنٹے ہی اس کام کے لئے رکھے جاتے۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ زبانی تعلیم ہی کا سلسلہ جاری رہا ہے اور کتب کی تعلیم میں بھی یاد ہوتی چلی آئی۔ زبانی تعلیم سے کتاب علموں کو خود بھی بولنے کا کلام کرنے کا طریق آ جاتا ہے خصوصاً جب کہ علم فصیح و بلیغ ہو۔ زبانی تعلیم سے بعض اوقات ایسے فائدے ہوتے ہیں کہ اگر ہزار کتاب بھی تصنیف ہوتی تو وہ فائدہ نہ ہوتا۔ اس لئے اس کا التزام ضروری ہے۔ تعطیل کے دن ضرور ان کو سکھایا جاوے پھر باقاعدہ ان کو قرآن شریف سنایا جاوے اس کے حقائق و معارف بیان کئے جاویں اور ان کی تائید میں احادیث کو پیش کیا جاوے۔ عیسائی جو اعتراض اسلام پر کرتے ہیں ان کے جواب ان کو بتائے جائیں اور اس کے بالمقابل عیسائی مذہب کی حقیقت کھول کر ان کو بتائی جاوے تاکہ وہ اس سے خوب واقف ہو جاویں۔ ایسا ہی دہریوں اور آریوں کے اعتراضات اور ان کے جوابات سے ان کو آگاہ کیا جاوے اور یہ سب کچھ سلسلہ وار ہو یعنی کسی ہفتہ کچھ اور کسی ہفتہ کچھ اگر یہ التزام کر لیا گیا تو میں یقیناً جانتا ہوں کہ بہت کچھ تیاری کر لیں گے ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ چونکہ قرآن اور احادیث عربی میں ہیں اس زبان سے پورے طور پر باخبر ہونا بہت ہی ضروری ہو گیا ہے۔ اگر عربی زبان سے واقفیت نہ ہو تو قرآن شریف اور احادیث کو کیا سمجھے گا۔ ایسی حالت میں تو پتہ ہی نہیں ہو سکتا کہ یہ آیت قرآن شریف میں ہے بھی یا نہیں ایک شخص کسی پادری سے بحث کرتا تھا اس سے کہہ دیا کہ قرآن شریف میں جو آیا ہے۔ تو لالۓ لسما پادری نے جب کہا کہ نکال کر دکھاؤ تو بہت شرمندہ ہوا۔ سادہ ترجمہ پڑھ لینے سے اتنا فائدہ نہیں ہوتا ان علوم کا جو قرآن شریف کے خادم ہیں واقف ہونا ضروری ہے اس طرح پہ قرآن شریف پڑھایا جاوے اور پھر حدیث اور اس طرح پر ان کو اس سلسلہ کی سچائی سے آگاہ کیا جاوے اور ایسی کتابیں تیار کی جاویں جو درس تقسیم کے ساتھ ان کے لئے مفید ہوں اگر یہ سلسلہ اس طرح پر جاری ہو جاوے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے مقاصد کا بہت بڑا مرحلہ طے ہو جاوے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ بیان کرنے والے تقسیم اوقات کے ساتھ بیان کریں اور پھر وہ ان بچوں سے امتحان لیں"

ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۳۰-۲۲۹

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان بیان کردہ لائنوں پر حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر ۱۹۵۰ء میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام تربیتی کلاس کا اجراء ہوا اور آج یہ اٹھارہویں تربیتی کلاس ہے۔

۱۹۵۰ء میں جب پہلی تربیتی کلاس اختتام کو پہنچی تو حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کلاس کے طلبہ کو خطاب فرمایا اور اس میں انہیں ایسی زریں ہدایات سے نوازا جو آج بھی آپ کے لئے جو اس کلاس میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں مشعل راہ ہیں

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

"بڑی بات یہ ہے کہ کورس میں شامل ہونے والوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر جا کر خدام کی تنظیم کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی خدام کی دس فیصدی تنظیم ہوئی ہے۔ ۹۰ فیصدی تنظیم ابھی باقی ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جگہوں پر جا کر خدام کی تنظیم کریں۔ اس طرح ارد گرد کے علاقہ میں پھر پھر کر مجالس میں تحریک کریں کہ اگلے سال اس کورس میں شامل ہونے کے لئے خدام زیادہ سے زیادہ تعداد میں آئیں۔ بعض جگہوں پر مشکلات بھی ہیں۔ مثلاً کراچی کی جماعت کے اکثر خدام ملازمت پیشہ ہیں۔ اس لئے انہیں چھٹیاں ملنی مشکل ہوں گی ـــــ لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ سال میں دو تین خدام اس کورس میں شامل ہو جائیں اور وہ وہاں جا کر باقی خدام کو ٹریننگ دیں کیونکہ اس انتظام کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ جو خدام اس تربیتی کورس میں شامل ہوں وہ واپس جا کر دوسرے خدام کو ٹریننگ دیں۔

یاد رکھیں کہ اس کورس سے ہمارا یہ مقصد نہیں تھا کہ ہم تیس چالیس خدام کو ٹریننگ دیں یا ہمیں صرف تیس چالیس خدام کی ضرورت ہے بلکہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ جس خادم کو اس کے لئے بلایا جائے وہ آگے دوسروں کو سکھائے اور کوشش کرے کہ آئندہ سال زیادہ خدام اس کورس میں حصہ لیں۔ آپ میں سے ہر ایک خادم دو چار پانچ چھ اور خدام کو ٹریننگ دے اس طرح وہ خدام آگے اور خدام کو ٹریننگ دیں اس طرح پچاس خدام کو تربیت دینے کی وجہ سے ہزاروں تک یہ تربیت پہنچ جائے گی"

"دنیا احمدیت کی مخالفت اس لئے نہیں کرتی کہ یہ سچی ہے بلکہ وہ اس لئے مخالفت کرتی ہے کہ وہ سمجھتی ہے یہ جھوٹ ہے ہاں کچھ صاحب اغراض بھی ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے احمدیت کو قبول کر لیا تو ہماری نمبرداریاں اور حکومتیں جاتی رہیں گی۔ لیکن مخالفین کا اکثر حصہ یہ سمجھتا ہے کہ ہم خدا اور اس کے رسول کے مخالف ہیں آپ سمجھتے ہیں کہ ان لوگوں کا ایمان لانا بھی آسان ہے اور ان کا قابلِ رحم ہونا بھی یقینی ہے۔ اگر ہم یہ ثابت کر دیں کہ ہم خدا اور اس کے رسول کے مخالف نہیں تو ان کی مخالفت عقیدت سے بدل جائے گی اور ان کی حالت قابلِ رحم اس لئے ہے کہ وہ ہماری اس لئے مخالفت نہیں کرتے کہ ہم ان کے خدا اور اس کے رسول کے خادم ہیں بلکہ وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہم ان کے خدا اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ گویا وہ خدا اور اس کے رسول کی خاطر ہماری مخالفت کر رہے ہیں اور جو خدا اور اس کے رسول کی خاطر ہماری مخالفت کر رہا ہے وہ ایک حد تک ہمارے لئے قابلِ عزت بھی ہے کیونکہ اس کا جذبہ نیک ہے۔ پس یہاں سے فارغ ہو کر اپنے اپنے علاقہ میں جاؤ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیم کرو تبلیغ کرو اور کوشش کرو کہ مرکز کی آواز کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے۔ ہمارے نوجوان ابھی بہت پیچھے ہیں۔ ہمارے ہر نوجوان کے اندر یہ آگ ہونی چاہیئے کہ وہ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کو قائم کر دے۔ اگر یہ آگ پیدا نہ ہو تو وہ سلسلہ کے لئے کوئی مفید وجود نہیں پس اپنے اندر ایک آگ پیدا کرو اپنے اندر ایک سوزش اور جلن پیدا کرو جس کے نتیجہ میں تم میں سے ہر ایک مالی قربانی اور تبلیغ کے لئے تیار ہو جائے اور تمہارے یہاں پڑھنے کا فائدہ تبھی ہو سکتا ہے جب تم باہر جا کر یہی اسباق دوسروں کو سکھاؤ ان کو خود بھی یاد رکھو۔ ان پر عمل کرو اور دوسروں کو بھی سمجھاؤ اور ان سے عمل کروانے کی کوشش کرو اور پھر ایسے نئے آدمی پیدا کرو جو تمہارے ساتھ مل کر احمدیت کی اشاعت میں حصہ لیں پھر کوشش کرو کہ وہ بھی ان پر عمل کریں اور نئے نئے افراد پیدا کریں اور ان سے عمل کروائیں وہ احمدیت میں داخل ہو کر اس کے احکام کے پابند ہوں اور اس کو آگے پھیلائیں اور یہ سلسلہ بڑھتے بڑھتے ایک دن ساری دنیا میں پھیل جائے۔ یہی کام ہے جس کے لئے تم یہاں بلائے گئے ہو اور یہی وہ کام ہے جس کو تمہیں ہر وقت مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اگر تم نے یہ کام کیا تو تم خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو جاؤ گے اور اگر نہ کیا تو اس کی ناراضگی کا موجب ہو گے۔ کیونکہ جتنے دن تم یہاں رہے تم نے محض ایک تھیٹر دیکھا۔ ایک سینما دیکھا اور تم ایسی باتوں میں شامل رہے جن میں تمہاری روح شامل نہیں تھی۔ تم نے اپنے دن بھی ضائع کئے اور اپنے استادوں کے دن بھی ضائع کئے۔ تمہاری مثال اس گدھے کی سی ہو گی۔ جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ وہ خود ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ لیکن دوسرے لوگ ان سے فائدہ حاصل کرتے ہیں تقریر حضرت مصلح موعودؓ فرمودہ ۷ نومبر ۱۹۵۰ء مطبوعہ ملحقہ خالد جنوری ۱۹۶۴ء و تشحیذ راہ صفحہ ۱۹۶۴ء۔ ۱۹۶۴ء صفحہ ۴ ۱۹۶۴ء۔ ۱۹۶۷ء۔

(باقی)

اللہ اکبر کی صدائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اب کوئی مبلغ باہر سے آتا ہے یا یہاں سے جاتا ہے تو تم اللہ اکبر کے نعرے لگاتے ہو لیکن ان نعروں میں وہ زور نہیں پایا جاتا جو اس اللہ اکبر کی آواز میں ہو گا جو یورپ کی مساجد سے بلند ہو گی اور سب عیسائی بھی زور سے کہیں گے کہ اللہ اکبر۔ جب ان مساجد سے موذن اللہ اکبر کی صدا بلند کریں گے اور ان کے ساتھ ساتھ قصبات والے بھی اللہ اکبر کہیں گے تو یک وقت سارا یورپ اللہ اکبر کی آوازوں سے گونج اُٹھے گا۔ . . . . . . جب یورپ میں اڑھائی سو مساجد تعمیر ہو جائیں گی تو یورپ کے سارے کناروں تک نعرۂ ہائے تکبیر کی صدائیں بلند ہوں گی اور وہ نعرۂ ہائے تکبیر ایسے ہوں گے کہ ایک مسجد کی آواز دوسری مسجد تک پہنچے گی اور پھر قریب کے علاقہ میں پھیلتی جائے گی"

مبارک ہیں وہ لوگ جو تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں تاکہ اللہ اکبر کی صدائیں دنیا کے کونہ کونہ سے بلند ہونا شروع ہو جائیں۔

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمایاں کامیابی

محترمی ڈاکٹر سید بشیر احمد صاحب ساکن راجگڑھ۔ لاہور کی صاحبزادی سیدہ نزہت الماس صاحبہ نے امسال ایم اے اردو کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں دوم اور لڑکیوں میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو عزیزہ موصوفہ اور اس کے خاندان دونوں کے لئے ہر رنگ میں بابرکت فرمائے۔

وکیل المال اول تحریک جدید

ضرورت ہے

جامعہ احمدیہ کے طلباء کو انگریزی پڑھانے کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے مرکز میں خدمت دین کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں حسب ذیل کوائف اور امیر جماعت یا صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ دفتر ہذا میں ارسال فرمائیں۔

قابلیت ۔ عمر ۔ تجربہ

وکیل الدیوان تحریک جدید

تجاویز برائے شوریٰ خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ کا انعقاد ہو گا۔ قائدین مجالس مقامی قائدین اضلاع اور قائدین علاقہ سے التماس ہے کہ شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ دفتر مرکزیہ میں تجاویز بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۰ اتبوک رستمبر ۱۳۵۰ھش ۱۹۷۱ء ہے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

مرکز کو ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ بھجوانا ہر قائد مجلس کی اہم ذمہ داری ہے۔ ماہ احسان (جون) ختم ہو گیا ہے۔ لیکن بہت کم مجالس نے ماہ ہجرت (مئی) کی رپورٹ بھجوائی ہے۔ قائدین مجالس سے گذارش ہے کہ جنہوں نے ابھی تک ماہ امان تا ہجرت (مارچ تا مئی) کی رپورٹس نہیں بھجوائیں وہ جلد از جلد تیار کر کے بھجوائیں۔ نیز قائدین ماہ احسان (جون) کی رپورٹ ۲۰ تاریخ سے پہلے بھجوانا نہ بھولیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وصایا

نوٹ:
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل آگاہ فرمائیں۔
۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔
۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۲۰۴۷۰

میں مولوی محمد عبداللہ بٹ۔ ولد مولوی احمد دین صاحب بٹ قوم خواجہ بٹ پیشہ × عمر ۸۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ناروال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔
سفید زمین چار مرلے مالیتی ۱۶۰۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ ۱۲/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد: محمد عبداللہ۔ ناروال۔ ضلع سیالکوٹ
گواہ شد: حکیم محمد عبیداللہ باجوہ سیکرٹری مال ظفروال ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد: شیخ عبدالواحد مربی ناروال۔ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۰۴۷۱

میں عنایت اللہ بھٹی ولد میاں امام الدین صاحب قوم بھٹی پیشہ تجارت عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن مہار ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۴-۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔
ایک مکان واقعہ موضع مہار مالیتی ۲۰۰۰/- روپے
سرمایہ کاروبار میں لگا ہوا ۱۵,۰۰۰/- "
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد: عنایت اللہ بھٹی بمقام مہار متصل ناروال۔ ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد: محمد عبداللہ باجوہ سیکرٹری مال ظفروال ضلع سیالکوٹ
گواہ شد: ایم اے رشید۔ ۵۷ چوبرجی پارک لاہور۔

مسل نمبر ۲۰۴۷۲

میں خلیل احمد شمیم ولد میاں ناظر دین صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے مگر ماہوار آمد ہے جو اس وقت ۲۱۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد خلیل احمد شمیم معرفت ناصر احمد سائیکل ورکس دارالیمن شرقی ربوہ۔
گواہ شد محمد اسماعیل اسلم۔ صدر محلہ دارالیمن ربوہ
گواہ شد: مرزا عبدالرشید سیکرٹری وقف جدید دارالیمن ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۴۷۳

میں امۃ العزیز بنت مولوی قمر الدین صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۵-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔
زیور طلائی وزنی ۴ ماشے ارنی مالیتی ۵۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے ۵/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ: امۃ العزیز دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد: خواجہ صفی الدین انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد: قمر الدین والد موصیہ دارالصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۴۷۴

میں رسول بی بی بیوہ بہاول شیر صاحب قوم جٹ دھاریوال پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن کالیہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ زیور طلائی ۳ ماشہ مالیتی ۔۔ ۴۰ روپے
۲۔ عطیہ از پسر (متوقع) ۔۔ ۵۰۰ "
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: رسول بی بی۔ کالیہ ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: محمد موسیٰ صدر جماعت احمدیہ آنبہ کالیہ
گواہ شد: احمد خان ساکن کالیہ ضلع شیخوپورہ۔

مسل ۲۰۴۷۵

میں حسین بی بی زوجہ ملک بکھیلا صاحب قوم کھوکھر راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۱ سال پیدائشی احمدی ساکن جہانڈیوں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱۷-۴-۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔
۱۔ زیور طلائی وزنی ۳ تولے ۹ ماشے مالیتی ۲۶۰/- روپے
۲۔ حق مہر وصول شدہ ۔۔ ۳۲ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے
الامۃ: حسین بی بی۔ جہانڈیوں ڈاک خانہ مرید کھنگوان ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: محمد موسیٰ صدر جماعت احمدیہ آنبہ ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: حکیم عبدالرحمن آنبہ۔ ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۰۴۷۶

میں نذیرہ بیگم اہلیہ محمد اشرف صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۵-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے: ۱۔ حق مہر وصول شدہ ۔۔ ۵۰۰ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ: نذیرہ بیگم ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ
گواہ شد: محمد اشرف (خاوند موصیہ) رینج فارسٹ افسر کامونکی ضلع گوجرانوالہ
گواہ شد: نصر اللہ خان سیکرٹری مالی انجمن احمدیہ۔ تولیکی۔ ضلع گوجرانوالہ۔

ترسیل زر اور انتظامی سے متعلق مینجر روزنامہ الفضل ربوہ سے خط و کتابت کیا کریں۔

اشتہار نیلام عام

بلدیہ ربوہ اپنے محصول چونگی کا ٹھیکہ از ۱/۸/۶۱ تا ۳۰/۶/۶۲ برائے گیارہ ماہ مورخہ ۲۰/۷/۶۱ بروز منگل بوقت پانچ بجے شام نیلام عام میں ٹھیکہ پر دے رہی ہے۔ خواہشمند حضرات تشریف لائیں۔ ضروری شرائط وغیرہ دفتر بلدیہ سے ۷-۳۰ صبح تا ۲ بجے بعد دوپہر ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔
المشتہر چوہدری بشیر حسین طاہر ایم اے ایل ایل بی۔ پی سی ایس
ایڈمنسٹریٹر ٹاؤن کمیٹی ربوہ (ضلع جھنگ)
I.P.L. 1501

محض دل کے خیالات قابل مواخذہ نہیں ہیں جب تک کہ ان پر عمل نہ کیا جائے یا انکو پختگی سے قائم نہ کر لیا جائے

اگر ایک بُرا خیال آئے اور انسان اسے اپنے دل سے فوراً نکال دے تو یہ گناہ نہیں بلکہ نیکی ہے

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ بقرہ کی آیت وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ ؕ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اصل بات یہ ہے کہ لوگوں نے اس آیت کو سمجھا ہی نہیں۔ انہوں نے یہ سمجھا ہے کہ انسان کے دل میں جو خیال بھی آجائے اُس کے حساب لینے کا اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس آیت میں اُن امور کا ذکر ہے جن کو انسان اپنے نفس میں چھپا کر رکھتا ہے۔ آنی خیالات تو بخشے جائیں گے۔ لیکن ایک غلط عقیدہ۔ بُغض۔ حسد اور بخل وغیرہ کے خیالات سب دل میں ہی ہوتے ہیں اگر ان کو بھی بخشدیا جائے تو پھر ایمان کی حقیقت کیا رہ جاتی ہے۔ پس اس جگہ تُخْفُوْہُ سے مراد حسد کینہ اور بغض وغیرہ ہے جو دل میں رکھا جاتا ہے اسی طرح اس سے ایسے خیالات مراد ہیں جن کو انسان اپنے دل میں قائم رکھتا ہے اور جن کو عمل میں لانے کی نیت کر لیتا ہے لیکن اگر ایک خیال آئے اور انسان اُسے اپنے دل سے فوراً نکال دے تو یہ کوئی گناہ نہیں۔ بلکہ ایک نیکی ہے جس میں اُس نے حصّہ لیا۔ پس محض دل کے خیالات قابل مواخذہ نہیں جب تک کہ اُن پر عمل نہ کیا جائے یا اُن کو پختگی سے قائم نہ کر لیا جائے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے صحیحین میں مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیْ مَا حَدَّثَتْ بِہٖ اَنْفُسُھَا مَا لَمْ تَتَکَلَّمْ اَوْ تَعْمَلْ بِہٖ یعنی اللہ تعالیٰ نے میری امت کے اُن خیالات سے درگذر فرما دیا ہے جو اُن کے دلوں میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ ان کو زبان پر نہ لائیں اور نہ اُن پر جلدی سے عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔

پس اس آیت میں اُن خیالات کا ذکر کیا گیا ہے جن کو انسان اپنے دل میں چھپا کر رکھتا ہے۔ اور جن کے متعلق سکیمیں سوچنا شروع کر دیتا ہے۔ وقتی اور آنی خیالات کا اس میں کوئی ذکر نہیں اور نہ اُن پر کوئی گرفت ہے ہاں غلط عقائد اور بغض اور حسد اور کینہ وغیرہ بھی اگر بغیر توبہ کے بخش دیئے جائیں تو پھر ایمان کی کوئی حقیقت ہی نہیں رہتی اس لئے اُن پر مواخذہ کیا جائے گا۔ کیونکہ یہی تمام گناہوں کی جڑھ ہیں۔ اسی وجہ سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ (بقرہ آیت ۲۲۶) یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری قسموں میں سے لغو قسموں پر تم سے کوئی مواخذہ نہیں کرے گا۔ ہاں جو گناہ تمہارے دلوں نے بالارادہ کمایا ہے اُس پر تم سے مواخذہ کرے گا۔ دوسری جگہ فرماتا ہے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْـُٔوْلًا (بنی اسرائیل آیت ۳۷) یعنی کان، آنکھ اور دل سب کے متعلق انسان سے سوال کیا جائے گا یعنی کان آنکھ کے گناہوں کے علاوہ اُن خیالات کا بھی جائزہ لیا جائیگا جو مستقل طور پر کسی انسان کے دل میں پیدا ہوتے رہے۔ اسی طرح فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (نور آیت ۲۰) یعنی وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مومنوں میں بدی پھیل جائے۔ اُن کے لئے بڑا دردناک عذاب مقدر ہے اس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ اور تم نہیں جانتے۔ اس آیت میں بھی ان لوگوں کا کوئی عمل بیان نہیں کیا گیا۔ بلکہ ان کے دل کی حالت بیان کر کے سزا تجویز کی گئی ہے۔ پس وہ خیالات جن کو انسان اپنے دل میں قائم رکھے اور ان کے متعلق سوچتا اور غور کرتا رہے خواہ اُن کو عمل میں نہ لا سکے قابل سزا ہیں مگر وہ ناپاک خیالات جو دل میں آئیں اور انسان بائیں طرف تھوک کر اور استغفار اور لاحول پڑھ کر ان کو دل سے نکال دے۔ اُن پر کوئی گرفت نہیں۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ صـ ۲۵۰-۲۵۱)

ناصرات کا امتحان

ناصرات الاحمدیہ کا سالِ رواں کا دوسرا امتحان ۱۵ اگست بروز اتوار منعقد ہو گا۔ لجنات بچیوں کو اچھی طرح سے تیاری کروائیں نیز اطلاع دیں کہ انہیں کتنے پرچے درکار ہیں۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

اجتماع انصار اللہ ضلع لائلپور

مجالس انصار اللہ ضلع لائل پور کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ صدر محترم کی منظوری سے مورخہ ۱۶ و ۱۷ / جولائی بروز جمعہ انصار اللہ کا تربیتی اجتماع لائل پور شہر میں منعقد ہو گا جس میں دیگر علماء کے علاوہ مرکز کی طرف سے پانچ قائدین کرام کا ایک وفد شامل ہو گا انشاء اللہ۔

اراکین انصار اللہ ضلع لائلپور سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

نیلام عام

بلدیہ ربوہ اپنی برآمدگی ٹیکس روڈی بجری ریت وغیرہ از ۱/۸/۷۱ تا ۳۰/۶/۷۲ برائے گیارہ ماہ بتاریخ ۲۰/۷/۷۱ بروز منگل بوقت ۵ بجے شام بمقام ٹاؤن ہال ربوہ نیلام عام میں ٹھیکہ پر دے رہی ہے۔ خواہشمند حضرات کے لئے نادر موقع ہے۔ شرائط نیلام دفتر بلدیہ سے اوقات کار میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

المشتہر:۔ چوہدری بشیر حسین طاہر
ایم۔اے۔ ایل ایل بی۔ پی سی ایس۔
ایڈمنسٹریٹر ٹاؤن کمیٹی ربوہ (ضلع جھنگ)

IPL-1502

ماہنامہ انصار اللہ کے چندہ کی نئی شرح

موجودہ زمانہ میں کاغذ کی ہوش ربا گرانی اور ماہنامہ انصار اللہ کے بڑھتے ہوئے اخراجات کے پیش نظر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے آئندہ کے لئے ماہنامہ انصار اللہ کا سالانہ چندہ چھ روپے سے بڑھا کر آٹھ روپے مقرر کر دیا ہے۔ احباب مطلع رہیں مہربانی فرما کر آئندہ ادائیگی نئی شرح کے مطابق کی جائے۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

محترم ملک محمد مظفر صاحب عباسی آف سرگودھا کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم ملک محمد مظفر صاحب عباسی (برادر اکبر مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب آف شیخوپورہ) کل ۷ / وفا کی صبح کو آٹھ بجے بعمر ۷۰ سال حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے سرگودھا میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت مخلص احمدی تھے آپ حضرت حکیم عبدالجلیل صاحب آف بھیرہ (صحابی) کے فرزند تھے۔ خدمت خلق کا خاص جذبہ رکھتے تھے۔ پانچ بیٹے اور تین لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑ گئے۔ بوجہ موصی ہونے کے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۷ / وفا کی صبح کو نماز فجر کے بعد محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے دُعا کرائی۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عنایت فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین